لکی کمیٹی کی شرعی حیثیت



انوار الاسلام، چشتیاں شریف

کمیٹی کی

شرعی حیثیت

مرتبہ

قاری محمد عبداللہ شاہد حنفی

فاضل تجوید وقراءت، تنظیم المدارس پاکستان

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

جنرل سیکریٹری بزمِ رضا، چشتیاں شریف

انوارُ الاسلام

دربار چوک، پرانی چشتیاں شریف، بہاولنگر، پنجاب، پاکستان

0334-7049313 0303-4357576

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلٰوۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ

و علٰی اٰلک و اصحٰبک سیدی یا حبیب اللہ

زنورِ محمد جہاں روشن است

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ پورے ملک میں جگہ جگہ لکی کمیٹیاں شروع ہو چکی ہیں۔ ہمارے پاس کئی ایک طرح کی لکی کمیٹیوں کے پمفلٹ موجود ہیں۔ جس میں مختلف طرح کی شرائط درج ہیں۔ وہ شرائط یہ ہیں:

1- کمیٹی کی مدت 42 ماہ ہوگی۔ ہر ماہ قسط 1300 روپے ہوگی۔ ہر ماہ قرعہ اندازی اور دیگر انعامات بھی ہوں گے۔

2- کل ممبر 300، کل موٹر سائیکل 300، جس کا نام نکلے گا اسے فوراً موٹر سائیکل دے دی جائے گی۔ اور بقیہ قسطیں معاف۔

3- 258 ممبران کو 42 ماہ بعد موٹر سائیکل ملے گی۔

4- ایک قسط شارٹ ہونے کی صورت میں ممبر کا نام قرعہ میں شامل نہ ہوگا اور کمیٹی جاری رکھنے کی صورت میں اسے 200 روپے مزید جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

5- دو اقساط شارٹ ہونے کی صورت میں ممبر شپ کینسل اور رقم واپس نہ ہوگی۔

6- موٹر سائیکل کی حاضر قیمت مثلاً 54000 روپے ہے۔ قیمت بڑھنے پر اضافی رقم کی ادائیگی ممبر کے ذمہ ہوگی۔

7- ایڈوانس موٹر سائیکل حاصل کرنے کے لیے 15000 روپے ادا کرنا ہوں گے۔ جن کا بعد میں کوئی لین دین نہ ہوگا۔ اس میں پھر دو صورتیں ہوتی

ہیں۔ ایک یہ کہ ایڈوانس موٹر سائیکل لینے والے کا نام قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے گا۔ نام نکلا تو بقیہ قسطیں معاف اور 15000 روپے واپس نہ ملیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قرعہ اندازی میں نام شامل نہ ہوگا اور مکمل 42 ماہ قسطیں ادا کرنا ہوں گی اور 15000 روپے واپس نہ ملیں گے۔

8- ایڈوانس موٹر سائیکل حاصل کرنے والا ممبر دورانِ سکیم موٹر سائیکل فروخت نہیں کرسکتا۔

ان شرائط کی موجودگی میں شریعت کا حکم کیا ہے؟ اگر حکم ناجائز کا ہے تو وجوہات کی تفصیل درکار ہے۔ جو کمیٹی ڈال چکا ہوا سے معلوم ہوا کہ ناجائز ہے، اس کی خلاصی کی صورت کیا ہوگی؟ اور جو یہ کاروبار سرے سے جائز طریقے سے کرنے کا طلب گار ہو اس کے لیے سبیل کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔

مذکورہ شرائط کی بنا پر حکم شرعی یہ ہے کہ یہ ناجائز و حرام ہے۔ اور لکی کمیٹی جو مذکورہ صورت میں کچھ کمی بیشی کے ساتھ رائج ہے اس سے متعلق عمومی حکم بھی یہی ہے۔ لہٰذا مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کمیٹیوں اور اس طرح کے غیر شرعی لالچ دینے والوں سے کوسوں دور رہیں۔ اور اگر کوئی حیلے بہانے یا باطل دلیلوں کی بنیاد پر اس کے اپنے پاس سے فضائل و برکات سنائے تو تشفی و وساوس کی کاٹ کے لیے علمائے کرام سے راہنمائی لی جائے۔

چوں کہ یہ وبا پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ حکومت اور علمائے کرام کے لیے ضروری ہے کہ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کا جذبہ لے کر حتی الوسع اس کی روک تھام کریں۔ آج ہمارے لوگ کام شروع کرنے سے پہلے اس بات کی زحمت ہی محسوس نہیں کرتے کہ شریعت اس کی اجازت بھی دیتی ہے یا نہیں؟ مزید ستم کہ حلال و حرام کا امتیاز کیے بغیر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ بل کہ کچھ لوگ تو ناجائز کو بھی جائز سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

وجوہات کی تفصیل:

کچھ یوں ہے کہ یہ جوئے کی نئی قسم ہونے کی بنا پر جوئے کے زمرے میں آتی ہے۔ علامہ سید امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"جوا کھیلنے والوں میں سے ہر ایک اپنا مال اپنے ساتھی کو دینے اور اپنے ساتھی کا مال لینے کو (شرط کے ساتھ) جائز سمجھتا ہے۔ اور یہ نص قرآن سے حرام ہے۔"

(ردالمحتار جلد 5 صفحہ 258، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اور مذکورہ کمیٹی میں بھی ایک ممبر دوسرے کے مال کو بغیر کسی سببِ شرعی کے حاصل کرنے کے لیے حریص ہوتا ہے۔ اور یہی جوا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

"اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔" (المائدہ، آیت:90)

اور قرآن پاک میں ہے:

وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔" (النساء، آیت:29)

❁ اگر مروجہ لکی کمیٹی کو خرید و فروخت قرار دیا جائے تو بھی اس میں متعدد خرابیاں ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ شرعاً یہاں موٹر سائیکل کی خرید وفروخت ہے اور خرید وفروخت میں یہ ضروری ہے کہ خریدنے والے کو معلوم ہو کہ میں یہ چیز کتنے میں خرید رہا ہوں۔ اور یہاں کسی کو معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ

❁ دوسری شرط کی موجودگی میں کسی کو بھی معلوم نہیں کہ موٹر سائیکل کتنی قیمت پر ملے گی۔ جیسے جس کی پہلی کمیٹی نکلی اسے موٹر سائیکل 1300 روپے کی۔ حالاں کہ اسے بھی معلوم نہیں تھا کہ مجھے اتنے کی ملے گی۔ اسی طرح دوسرے کو 2600 روپے کی۔

وَ عَلٰی ھٰذَا القیاس۔

البدائع الصنائع میں ہے:

اما جهالة الثمن فلانه اذا لم يسم لكل واحد منهما ثمنا فلا يعرف ذالك الا بالحزر والظن فكان الثمن مجهولا۔ و جهالة احدهما تمنع صحة البيع۔

ترجمہ: ''جہالتِ ثمن یہ ہے کہ بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدار) دونوں کو قیمت کا پتہ نہ ہو۔ وہ قیمت کو اندازے اور گمان سے متعین کریں۔ مبیع (بیچی جانے والی شے) اور ثمن (قیمت) کی جہالت خرید وفروخت کے مانع ہے۔''

(البدائع الصنائع، کتاب البیوع، فصل فی شرائط الصحۃ فی البیوع، جلد 5 صفحہ 157، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اور دوسری خرابی اس موٹر سائیکل کی خرید وفروخت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی صاف خلاف ورزی ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ جو چیز تمہارے پاس موجود نہیں، اس کی خرید وفروخت نہ کرو۔ اور ان کے پاس یقینی طور پر موٹر سائیکل موجود نہیں ہوتی بل کہ جب کسی کا نام نکلتا ہے اس وقت موٹر سائیکل مارکیٹ سے لاکر دیتے ہیں۔ سنن نسائی میں ہے

عن حكيم بن حزام قال: سالت النبي صلى الله عليه وآلہٖ وسلم فقلت: يا رسول الله، ياتيني الرجل فيسالني البيع ليس عندي ابيعه منه، ثم ابتاعه له من السوق، قال: لا تبع ما ليس عندك۔

ترجمہ: ''حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی آتا ہے اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی تو کیا میں یوں کرسکتا ہوں کہ اسے بیچ دوں اور پھر بعد میں بازار جاؤں اور وہاں سے لاکر اسے

دے دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کو ہرگز نہ بیچو جو تمہارے پاس ہے ہی نہیں۔"

(سنن نسائی، کتاب البیوع، باب بیع مالیس عند البائع جلد 7، صفحہ 289، حلب)

❁ **نمبر 3 میں بیان کردہ شرط** کہ 258 کو 42 ماہ بعد تمام کمیٹیاں پوری کرنے پر موٹر سائیکل ملے گی۔ ان کے حق میں بھی جائز نہیں کہ وہی خرابیاں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ اور یہ کہنا کہ 258 کو تو ساری کمیٹیاں دینی ہوں گی۔ لہٰذا ان کے حق میں مذکورہ حکم نہ ہونا چاہیے تو اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کہ عقد ہی ناجائز ہوا اور یہ اس ناجائز عقد میں شریک تھے۔ نیز اگرچہ انہوں نے ساری کمیٹیاں جمع کروانی ہیں لیکن جن 258 افراد نے ساری کمیٹیاں جمع کروانی ہیں وہ کون سے ہیں؟ یہ بھی کوئی معلوم نہیں۔ تو جہالت اپنی جگہ برقرار رہی۔ پھر اگر بفرضِ محال معلوم بھی ہو جائے تو مبیع معدوم (یعنی جو شے بیچی جا رہی ہے وہ موجود نہیں) جس کی ممانعت اوپر حدیث میں گزری۔

پھر اگر یوں بھی کر لیا جائے کہ تمام ممبرز پوری رقم ادا کریں گے۔ کسی کو معافی نہیں ہوگی تب بھی یہ ناجائز ہے کہ اس میں دیکھا جائے گا کہ جو قسطیں جمع کروائی جاتی ہیں وہ کس مد میں ہیں؟ اگر کہا جائے کہ وہ روپے ایڈوانس جمع کروائے جاتے ہیں اور بیع بعد میں ہوتی ہے اور عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔ تو یہ قرض سے نفع ہے۔ امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان فرماتے ہیں:

"اور اسی بنا پر لیتا ہے تو اگرچہ بیع نہ سہی مگر قرض کے ذریعہ نفع حاصل کرنا ہوا اور وہ سود ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

"کل قرض جر منفعة فهو ربا۔"

ترجمہ: "جو قرض نفع کھینچے وہ سود ہے۔"

(کنز العمال، حدیث 15516، موسسۃ الرسالہ، بیروت 238/6، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 588، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

و یکرہ ان یقرض بقالا درھما لیاخذ منہ ای من البقال بہ ای بالدرھم ما یحتاج من الطعام وغیرہ الی ان یستغرقہ ای الدرھم فانہ قرض جر نفعا وھو منھی عنہ۔

یعنی یہ مکروہ ہے کہ کسی سبزی فروش وغیرہ کو قرض دیا جائے پھر اس کے بدلے اس سے بقدر ضرورت سبزی لی جائے۔ حتیٰ کہ قرض پورا ہو جائے کہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنا ہے۔ جس سے شرع نے منع فرمایا ہے۔

(مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، فصل فی البیع، جلد نمبر 4، صفحہ 225، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اگر کہا جائے کہ بیع پہلے ہو جاتی ہے پھر قسطیں پوری ہونے پر موٹر سائیکل دی جاتی ہے تو یہ بھی ناجائز ہے کہ جو چیز مالک کی مِلک میں موجود ہی نہیں اس کی بیع ہو رہی ہے جو کہ ناجائز ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

اور اگر اسے بالفرض بیع اِستِصناع (آرڈر پر چیز بنوانا) بتایا جائے تب بھی ناجائز ہے کہ بیع استصناع میں آرڈر پر چیز تیار کروائی جاتی ہے اور اس کی مدت تیس دن سے کم ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، صفحہ نمبر 808، مکتبۃ المدینہ)

اور اگر یہ بیع سلم ہو (یعنی خریدار قیمت فوراً دے اور بیچنے والا چیز بعد میں دے) پھر بھی ناجائز ہے کہ بیع سلم میں پورے پیسے پہلے دینا ضروری ہے۔

(بہار شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، صفحہ 795، مکتبۃ المدینہ)

بل کہ یہ تو ادھار کے بدلے ادھار بیع ہے۔ یعنی رقم بھی ادھار چیز بھی ادھار۔ اور اس سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (سنن دار قطنی، کتاب البیوع، حدیث 269، نشر السنہ ملتان 71/3)

❁ چوتھی شرط میں بھی خرابی ہے کہ ثمن (قیمت) کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب معاملہ طے کیا جائے۔ نہ کہ اس وقت جب شے سپرد کی جائے۔

اور دوسرا یہ کہ اس میں جو کمیٹی لیٹ ہونے پر جرمانہ رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

"لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی و فی شرح الاثار للامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالٰی التعذیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ"

ترجمہ: "مسلمانوں میں سے کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال حاصل کرے اور شرح آثار امام طحاوی رحمہ اللہ تعالٰی میں ہے کہ مالی تعذیر (رقم یا مال کی صورت میں جرمانہ) شروعِ اسلام میں تھی پھر منسوخ ہوگئی۔"

(ردالمحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، جلد 4، صفحہ 61، دارالفکر، بیروت)

❁ پانچویں شق کہ جس کی دو یا تین کمیٹیاں جمع نہ ہوئیں تو اس کی پچھلی رقم ضائع ہو جائے گی۔ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" حرام سخت حرام، اس قدر حرام کہ حقوق اللہ وحقوق العباد دونوں کے گناہ میں گرفتار ہوگا۔ قرآن پاک میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! آپس میں اپنے مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ۔" (سورۃ النساء، آیت:29)

❁ چھٹی شرط (کہ قیمت بڑھنے پر اضافی رقم کی ادائیگی ممبر کے ذمہ ہوگی) بھی ناجائز ہے کہ رقم کا اعتبار معاملہ طے کرتے وقت ہے نہ کہ شے سپرد

کرتے وقت۔اسی طرح اس میں جہالت بھی پائی جارہی ہے۔اور اگر کسی وجہ سے ظاہری جہالت ختم بھی کر دیں تو پھر دوسری وجہ سے حرام ہے کہ عقد ہی ناجائز ہوا ہے۔

❁ ساتویں شرط کہ ایڈوانس موٹر سائیکل لینے والے کو 15000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔اور اس کی پہلی صورت کہ قرعہ میں نام ہوگا اور جب نام نکلے گا تو بقیہ شرطیں معاف۔یہ ابراء (معافی) ہے۔اور ابراء کو کسی شرط پر معلق کرنا (جیسے قرعہ پر) درست نہیں۔عامہ کتب فقہ میں تصریح (یعنی فقہ کی کتابوں میں وضاحت) ہے کہ ”لان الابراء لا یصح تعلیقه بالشرط“یعنی معافی کو شرط کے ساتھ معلق کرنا درست نہیں۔الّا (مگر) یہ کہ وہ شرط متعارف (یعنی معلوم) ہو (تو شرط پر معلق کرنا درست ہے) جیسا کہ علامہ علاء الدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ نے درمختار 233/7، باب ما یبطل بالشرط الفاسد ولا یصح تعلیقه بہ میں اس کی تصریح فرمائی کہ ”الابراء عن الدین لانه تملیك من وجهٍ الا اذا كان الشرط متعارفًا“

اور اگر ابراء (معافی) کے قرعہ پر معلق کرنے کی شرط کو متعارف مان بھی لیا جائے پھر بھی جائز نہیں۔کیوں کہ

❁ آٹھویں شرط موجود ہے کہ دورانِ سکیم یہ شخص موٹر سائیکل فروخت نہیں کر سکتا۔حالاں کہ یہ شرط فاسد ہے۔اور اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔معجم الاوسط 335/4 پر یہ حدیث موجود ہے کہ ”نهی عن بیع و شرط“ (یعنی بیع میں کوئی شرط لگانا منع ہے)

نیز ابراء (معافی) کے قرعہ پر معلق ہونے کے درست نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بقیہ رقم معاف نہ ہوگی۔بل کہ اگر انتظامیہ باقی رقم بھی لینا چاہے تو شرعاً سے حق ہوگا۔

اور ایڈوانس موٹر سائیکل لینے کی دوسری صورت کہ اس کا نام قرعہ میں نہیں

ڈالا جائے گا اور اسے بقیہ 42 ماہ کی اقساط جمع کروانی ہوں گی۔ اس صورت میں بھی جائز نہ ہوگی کیوں کہ آٹھویں شرط کا تعلق اس کے ساتھ بھی ہے۔ نیز ایڈوانس موٹر سائیکل لینے میں بیسیوں خرابیاں ہوں گی۔ جیسے کوئی قسط لیٹ ہوئی تو کیا ہوگا؟ دو اقساط لیٹ ہوئیں تو پھر کیا صورت ہوگی؟ وغیر ذالک۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ کمیٹی ناجائز وحرام ہے۔

خلاصی کی صورت

جو بسبب لاعلمی کے اس کمیٹی کے جال میں پھنس چکا۔ اس کی خلاصی کی صورت یہ ہے کہ وہ یہ عقد ختم کردے اگرچہ شرعاً یہ کسی عقد کے تحت داخل نہیں سوائے اس کے کہ اسے قرض مانا جائے کہ موٹر سائیکل کے معدوم (یعنی موجود نہ) ہونے کی وجہ سے بیع باطل [1] ہے۔ اور بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ شے پر اگر خریدار کا قبضہ بھی ہو جائے تب بھی خریدار اس کا مالک نہیں ہوگا۔ اور خریدار کا وہ قبضہ قبضۂ امانت قرار پائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، مکتبۃ المدینہ)

درر الحکام شرح غرر الاحکام 226/2 پر ہے:

لان بیع المعدوم باطل فلا یصح تملیکا بلفظ البیع والشراء۔

یعنی ظاہراً یہ موٹر سائیکل کی خرید وفروخت لگتی ہے جب کہ حقیقتاً اسے خرید و فروخت سے کچھ علاقہ نہیں۔ محض دفعِ فتنہ اور اپنی رقم کے ڈوبنے کے خطرے کے پیشِ نظر انتظامیہ سے کہہ دے کہ میں موٹر سائیکل نہ لوں گا۔ اگر وہ اس کی جمع شدہ رقم ابھی سے دیں تو اللہ عزوجل ان کا بھلا کرے ورنہ قسطیں جمع کرائے اور آخر میں جتنی رقم جمع کروائی تھی وہ واپس لے۔ جس کا واپس کرنا کمیٹی انتظامیہ پر فرض ہوگا۔ اللہ عزوجل انہیں اس کی توفیق دے۔ اور اگر کمیٹی انتظامیہ خوفِ خدا کے پیشِ نظر اس باطل امر کو ختم

(۱) یعنی جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید وفروخت کے قابل ہی نہ ہو۔ (بہارِ شریعت جلد 2، حصہ 11 صفحہ 692، مکتبۃ المدینہ)

کرنا چاہے تو شرعی لحاظ سے انتظامیہ پر کسی کو موٹر سائیکل دینا ضروری نہیں۔ بل کہ نہ دینا ضروری ہے۔ ہاں جو رقم جتنی، جس کی، ان کے پاس جمع ہے، اسے ہر ایک کو واپس کرنا لازمی و ضروری بل کہ شرعاً بہت بڑا فرض ہے کہ نہ دینے میں آخرت میں بڑے عذاب کی وعید ہے۔ لہٰذا آئندہ ہر ایک کی جمع پونجی ہی اسے لوٹائی جائے، موٹر سائیکل ہرگز نہ دی جائے۔ اور اگر بالفرض اسے بیع باطل نہیں بل کہ فاسد[1] ہی تصور کیجیے تو پھر بھی حکم وہی ہے جو لکھ دیا گیا، کچھ تبدیلی نہ ہوگی کہ فاسد ہوئی تو اسے بھی فسخ (ختم) کرنا واجب ہے جب کہ موٹر سائیکل عاقد (عقد کرنے والا، یہاں خریدار مراد ہے) کے پاس موجود ہو۔ الاختیار میں ہے:

ولهذا كان (لكل واحد من المتعاقدين فسخه) ازالة للخبث و رفعا للفساد۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، جلد 2 صفحہ 22، بیروت)

عاقد (خریدار) کے پاس موجود ہونے کی قید اس وجہ سے لگائی کہ اگر اس کے پاس موجود نہ ہو تو پھر فسخ (ختم) کرنا محال (مشکل) ہے۔

"لان الفسخ بدونه محال" كما هو مصرح في الكتب۔

ضروری تنبیہ

جس نے مذکورہ اسکیم کے تحت موٹر سائیکل لی اس پر فرض ہے کہ موٹر سائیکل واپس کرے اور ان سے اپنی جمع کردہ مقدار برابر رقم لے۔ اور جتنا عرصہ موٹر سائیکل استعمال کی اس کے عوض کچھ لینا دینا نہیں۔ اگرچہ کتنا ہی عرصہ چلائی ہو کہ وہ مثل غصب (چھینی ہوئی چیز کی طرح) ہے۔ اور غصب سے نفع حاصل کرنے کا عند الاحناف تاوان (چٹی) نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ غصب شدہ شے وقف ہو یا مالِ یتیم تو پھر تاوان ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

(1) اگر رکن بیع یا محل بیع میں خرابی نہ ہو یعنی ایجاب وقبول میں یا چیز میں خرابی نہ ہو بل کہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو بیع فاسد ہے۔ مثلاً کوئی ایسی شرط لگانا جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہو۔

منافع الغصب استوفاھا او عطلھا فانھا لا تضمن عندنا الا ان یکون المغصوب وقفا للسکنی او للاستغلال او مال یتیم۔

ترجمہ: ''غصب کے منافع اگر کسی نے حاصل کیے یا معطل کیے تو ہمارے نزدیک اس کا کوئی تاوان نہیں لیا جا سکتا الا (مگر) یہ کہ مغصوبہ (چھینی ہوئی) چیز وقف کی ہو یا منافع حاصل کرنے کے لیے تیار کی گئی ہو یا یتیم کا مال ہو۔''

(ردالمحتار، کتاب الغصب، جلد6، صفحہ 206، دارالفکر، بیروت)

اگرچہ کتنا ہی عرصہ اسے چلایا ہو اور اس استعمال کرنے کی وجہ سے کتنی ہی مارکیٹ Value کم ہوئی ہو۔ اس کا بھی کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔ ہاں البتہ اگر موٹر سائیکل کی کوئی چیز اس کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ گئی، خراب ہوگئی ایسی کہ ناکارہ ہو گئی تو اس کا خرچہ ضرور لیا جا سکتا ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

النقصان انواع اربعة فالاول بتراجع السعر وھو لا یوجب الضمان فی جمیع الاحوال اذا رد العین فی مکان الغصب والثانی بفوات اجزاء العین یوجب الضمان فی جمیع الاحوال۔ مختصرا

ترجمہ: ''نقصان کی چار قسمیں ہیں پہلی یہ کہ چیز کی بازاری قیمت کے حوالے سے کچھ نقصان ہوا ہو (یعنی قیمت کم ہوگئی ہو) تو کسی صورت میں اس کا تاوان نہیں لیا جا سکتا جب کہ مغصوبہ چیز واپس کر دی جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ چیز کے اجزاء میں سے کسی جز کے ہلاک ہو جانے کا نقصان ہوا ہو تو ہر حال میں اس کا تاوان لیا جا سکتا ہے۔''

(ردالمحتار، کتاب الغصب، جلد6، صفحہ 188، دارالفکر، بیروت)

اگر چہ ٹوٹی شے کا خرچہ لینا دینا جائز ہے البتہ بہتر یہی ہے کہ باہم ایک دوسرے کو معاف کر دیا جائے کہ شرعی حدود سے باہر نکلنے میں دونوں برابر ہیں، انتظامیہ نے کمیٹی ڈالنے کی سہولت میسر کی، اس نے ناجائز سہولت حاصل کی۔ جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دونوں ہی مجرم ہیں تو اب ایک دوسرے پر زیادتی کر کے مزید ناجائز وحرام کام میں مبتلا ہو کر مزید اللہ عزوجل کے مجرم بن کر اس کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔ بل کہ پیار ومحبت و درمیانی جائز راہ نکالتے ہوئے علمائے کرام سے رہ نمائی لیتے ہوئے مطابق شرع فیصلہ کریں۔ اور اللہ عزوجل کی نافرمانی سے توبہ کریں۔

کمیٹی کے جائز ہونے کی صورت

اس کے جواز کی صورت یہ ہے کہ جتنے ممبر ہیں اتنی موٹر سائیکل اپنی ملکیت میں لائی جائیں اور پھر ہر ایک کو فروخت کی جائے۔ اور کس کی موٹر سائیکل کون سی ہے وہ بھی متعین کرنا ہوگی۔ رقم بھی متعین کر کے پوری پوری قسطیں وصول کی جائیں، معافی بالکل نہ ہو (جب اسے موٹر سائیکل ملے تو اس کے بعد وہ اسے فروخت بھی کر سکے) ہاں البتہ جب تک مکمل قیمت وصول نہ ہو موٹر سائیکل اپنے پاس ہی رکھنے کی شرعاً اجازت ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ اگر بعض ثمن (رقم) فوراً ہو۔ اور بعض بعد میں تو بائع (بیچنے والے) کو اختیار ہے کہ وہ ساری چیز کو اپنے قبضے میں رکھے۔ جب تک تھوڑی سی بھی رقم ابھی باقی ہو۔

(کتاب البیوع، فصل الاول، فی حبس المبیع بالثمن، جلد 3، صفحہ 15، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اب اگر ان شرائط کے ساتھ بائع اپنی طرف سے کسٹمرز کو کوئی انعام بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

نوٹ: کچھ لوگوں نے کمیٹی تو یہی شروع کی ہوئی ہے۔ لیکن اس کا نام لکی کمیٹی نہیں ہے اگر ان میں بھی مذکورہ غلط شرائط ہیں تو ان سے بھی بچنا ضروری ہے۔

نوٹ: ہم نے یہاں صرف موٹر سائیکل کا ذکر کیا ہے اس طرح کی باقی تمام چیزوں کی کمیٹیوں کو اس پر قیاس کر لیا جائے۔

بہر کیف اس کے جواز کے جتنے راستے ہیں، انتہائی مشکل ترین اور فی زمانہ عوام کے لیے نا قابلِ عمل ہیں۔ موٹر سائیکل حاصل کرنے کے لیے ہمارے زمانے میں کئی ایک آسان اور جائز طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ (واللّٰہ اعلم و رسولہ اعلم عزوجل و صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و آلہٖ وسلم)

جن لوگوں کو اس کے ناجائز و حرام ہونے کا علم ہو چکا اور پھر بھی وہ اس کام سے باز نہ رہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی حیثیت کے مطابق ان کا بائیکاٹ کریں۔

حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے ''تم میں جو شخص بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔'' (صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان، باب کون النہی عن المنکر من الایمان......الخ)

آج ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو ہمیں اپنے اندر جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہم کسی حکم کی نافرمانی تو نہیں کر رہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان عالی شان ہے۔ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے۔ یا اللہ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہو گی۔''

(سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی الامر بالمعروف......الخ)

لہٰذا یہ صرف کسی ایک طبقے کی ذمہ داری نہیں کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں۔ بل کہ یہ پوری امت کا خاصہ ہے۔

پیارے آقا ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ ''چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالٰی سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بری بات کی

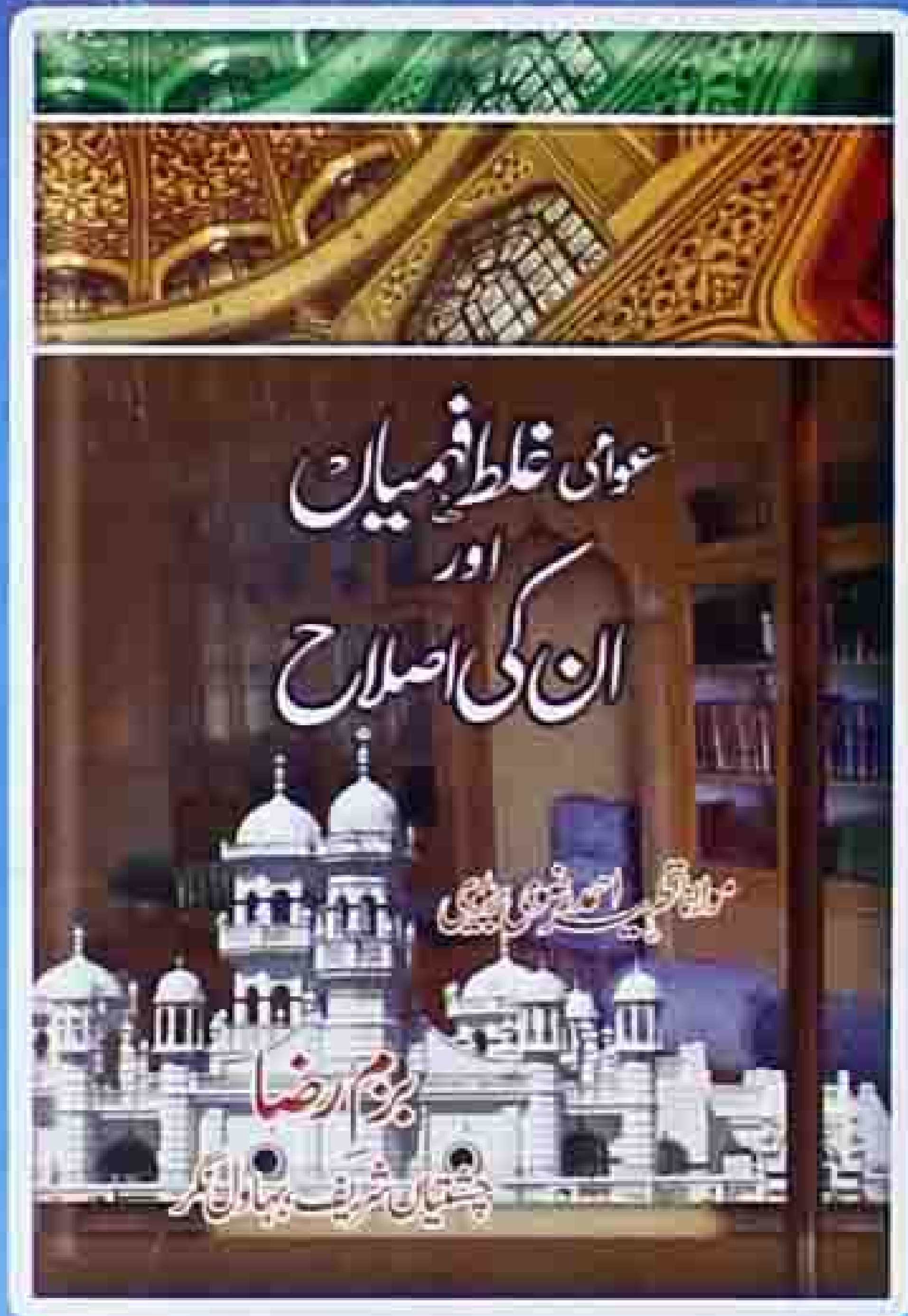
جائے اور لوگ منع کرنے پر قادر ہوں۔ اور منع نہ کریں تو اب عام وخاص سب کو عذاب ہوگا۔" (شرح سنہ، کتاب الرقاق، باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر)

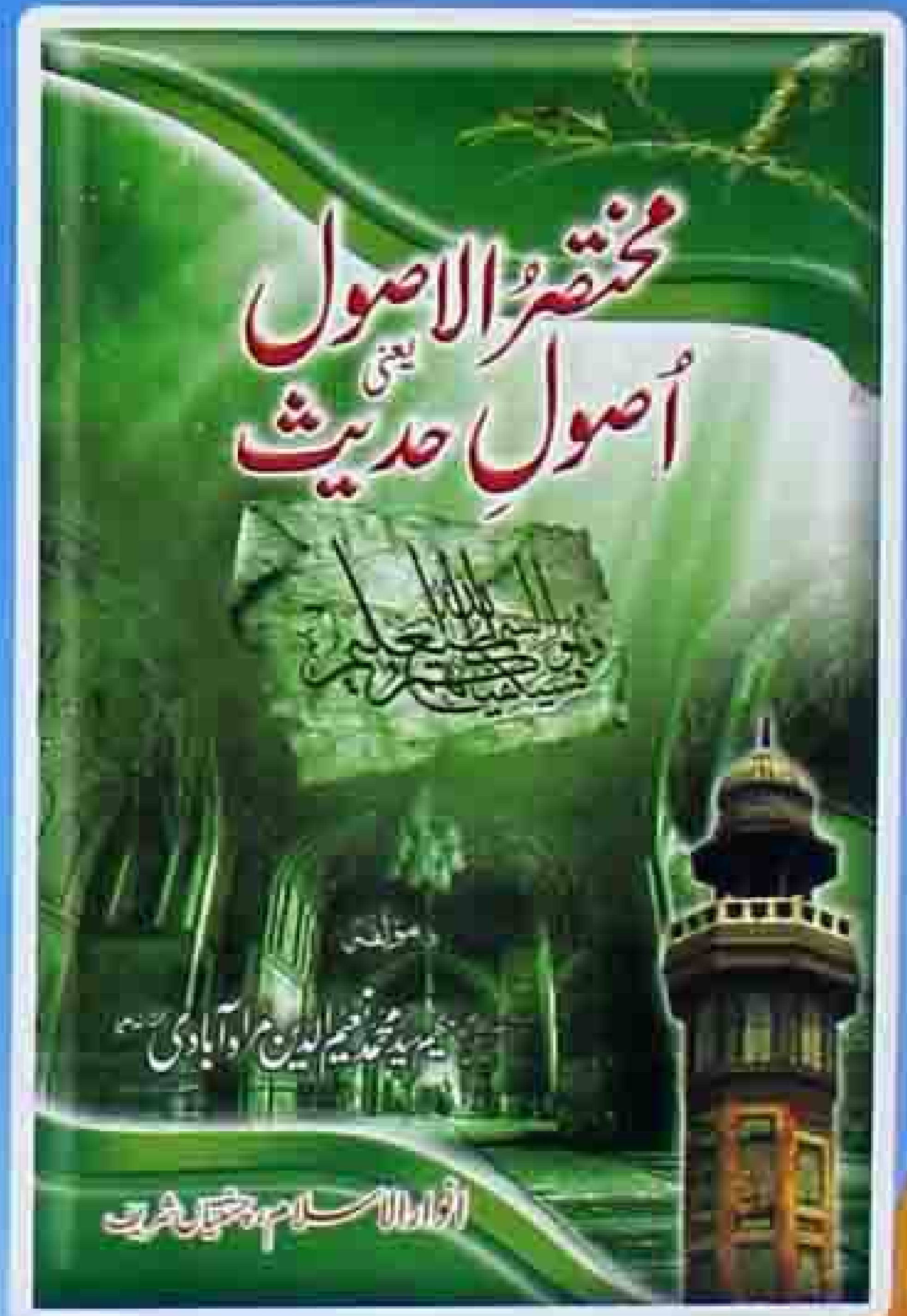
لہٰذا تمام مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ سب مل کر اسے حتی الوسع ختم کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی، اللہ تعالٰی اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کردے گا اور کسی شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ عزوجل اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالٰی اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور جب کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالٰی اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کو طلب کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت اور اس کے درس کے لیے جب بھی جمع ہوتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور جو فرشتے اللہ تعالٰی کے پاس ہیں اللہ عزوجل ان فرشتوں میں اس کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے کردیں اس کا نسب انہیں آگے نہیں بڑھائے گا۔

(صحیح مسلم شریف، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)


عوامی غلط فہمیاں
اور
ان کی اصلاح
بزم رضا
چشتیاں شریف بہاولنگر


مختصرُ الاصول
یعنی
اُصولِ حدیث
انوار الاسلام چشتیاں شریف